

### سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر 3

حلال و حرام

قرآنِ عظیم کے مقدس متن کے اسلوبِ تحریر کو کلاسیکل ادب کا ایک شہپارہ قرار دیتے ہوئے، جو کہ اب ایک تحقیق سے ثابت شدہ امر ہے اور صاحبِ کلام کی ذاتِ عالیٰ کے شایانِ شان ہے، قرآن کے موضوعاتی تراجم کے ایک سلسلے کی اس عاجز نے، روز مرہ زندگی میں درپیش نظریاتی مسائل کے حل کے واحد مقصد کے پیش نظر، ابتدائی ہے۔ صرف موضوعات [themes] پر زور دینے کا سبب اس مہم کے حجم کو سکھیز کر مختصر کر دینا، اور ایک کامل ترجیح کی خوفزدہ کردینے والی طویل مہم سے گریز اختیار کرنا ہے، جس کیے لیے مطلوبہ قابلیت اور فراغت یہ عاجز اپنے تینیں میسر نہیں پاتا۔

پس ترجم کی یہ زیر نظر سیریز قرآنی عبارتوں میں قدم قدم پر موجود تشبیہات، استعارات، محاورات، ضرب الامثال اور مجازی معانی کو پیش نظر رکھتی ہے۔ اور آپ دیکھیں کہ ہر قابل غور لفظ یا اصطلاح کو پہلے بریکٹ زدہ کر دیا گیا ہے اور پھر تحریر کے اوآخر میں ان الفاظ و اصطلاحات کے معانی کی پوری وسعت تقریباً ایک درجن مستند ترین عربی لغات سے پیش خدمت کر دی گئی ہے۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ ترجم میں ایک فیصد بھی ذاتی رائے یا عقیدہ یا نظریہ شامل نہیں ہے۔ کام کا بنیادی معیار علم و عقل و شعور کو مقرر کیا گیا ہے تاکہ ہر قسم کی آلاتشوں اور تعصبات سے پاک رہے۔ اب تک چلے آرہے لفظی ترجم کی نہ مرت اور ان کو کا عدم قرار دینے کی سفارش کی گئی ہے کیونکہ قرآن کی شکل کو یکسر بگاڑ دینے میں یہی لفظی لفظ ترجم سب سے برا فائدہ ثابت ہو چکے ہیں۔

یہ عاجز خود بھی کوئی مسلک نہیں رکھتا اور نہ ہی مذہبی گروہ بندی پر لیقین رکھتا ہے۔ اس عاجز کا تناظر صرف خالق اور اس کی مجموعی تخلیق ہے، کائنات کے کام سک مرحلے سے لے کر حیاتِ انسانی کے ترقی یا نتیجہ ترین مرحلے تک۔ اور تخلیقی کارروائیوں میں خالق کی کردار سازی کی ہدایات کا واحد مأخذ و منبع، اس کی کتاب القرآن۔ جس کی صحیح شکل کی پیروی انسان کو نسل در نسل اس کی معین شدہ منزلِ مقصود کی جانب روای دواں رکھتی ہے۔

تو آئیے متعلقہ تناظر کے اس بیان کے بعد موضوع زیر نظر پر کی گئی جدید ترین عقلی و علمی تحقیق پر نظر ڈالتے ہیں۔

‘—‘—‘—‘—‘—‘

حلال و حرام خوراک کا موضوع اسلامک تھیا لو جی، یعنی اسلامی الہیات سے فسلک علوم میں ایک اساسی اہمیت کا حامل ہے۔ اس پر متفقہ مین اور متاخرین نے قرآن و حدیث کی روشنی میں دل کھول کر بحثیں کی ہیں۔ فقہی قوانین وضع کیے گئے اور فتاویٰ صادر کیے گئے ہیں۔

پس حلال و حرام کے ضمن میں جو مسئلہ ہمیں درپیش ہے وہ درحقیقت یہ ہے کہ ہمارے روایتی ترجم قرآن اپنی مخصوص غیر عقلی اور غیر منطقی ڈگر پر چلتے ہوئے ہمیں یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ کردار سازی کے اس الہامی ضابطے میں اللہ تعالیٰ ہمارے کردار کی تغیر سے زیادہ ہمارے کھانے پینے کی فکر فرماتا ہے اور ہمیں واضح اور متعین انداز میں، نیک و بد اعمال و افعال کو حلال و حرام قرار دینے کے ساتھ ساتھ، فلاں قسم کی خوراک کھانے کی اجازت دیتا اور فلاں نوعیت کی اشیاء کھانے سے منع فرماتا ہے۔ گویا کہ خوراک پر پابندیاں لگانا یا اس کی درجہ بندی کرنا کوئی کردار سازی میں مدد عمل ہے جس کے لیے حتیٰ انداز میں احکامات جاری کیے جانے ضروری ہیں۔

لیکن جب مشاہدو حق کی گفتوگو ہو رہی ہو تو ہمارے حیطہ علم میں ایسے حقائق آتے ہیں کہ وہ اشیائے خوراک جو قرآنی احکام کے حوالے سے ہم مسلمانوں کو ممنوع باور کرائی جاتی ہیں وہ دیگر اقوام میں سکھ رائجِ الوقت کی مانند بالعموم زیر استعمال ہیں۔ لہذا۔۔۔ لا محالہ ذہن میں یہ سوچ پیدا ہوتی ہے کہ:

۱] اگر ہمارے خالق و مالک نے تمام اقوام میں اپنے پیغمبر اپنی ہدایت کے ساتھ مبعوث کیے تھے، جیسا کہ قرآن میں حتیٰ طور پر بیان کیا گیا ہے، تو پھر اللہ کا کلمہ اور سنت تمام اقوام کے لیے یکساں کیوں نہیں ہے؟ کچھ پابندیاں از قسم خوراک صرف اور صرف مسلمانوں ہی کے لیے کیوں؟ جبکہ قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے طریقہ کار و قوانین میں کسی کے لیے تبدیلی نہیں لاتا، اس لیے وہ پوری نسل انسانی پر یکساں لاگو ہوتے ہیں۔

۲] اگر ہمیں حرام اشیاء کھانے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ وہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں، تو پھر وہی اشیاء نسل در نسل دیگر نہ ہی گروہ بلا کسی نقصان دہ اثرات کیسے استعمال کرتے آرہے ہیں؟ ظاہر ہے کہ ان کا صحتِ عامہ کا معیار ہم سے بہر حال بہتر ہے۔ ایسا کیوں ہے؟،،،،، اور۔۔۔

۳] اگر حرام اور ممنوعہ اشیاء کے استعمال سے کوئی روحانی یا اخلاقی تنزل و قوع پذیر ہونے کا خدشہ ہے، تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان پابندیوں پر سختی سے عمل پیراء ہونے کے باوجود صرف مسلمان ہی کیوں سب سے زیادہ روحانی اور اخلاقی زوال کا شکار ہیں، جس کے نتیجے میں انہیں معاشی، معاشرتی اور عسکری زوال کا بھی سامنا ہے، جو کہ ہر دیکھنے والی آنکھ بآسانی دیکھ سکتی ہے؟

کیونکہ ان سوالات کا کسی کے پاس کوئی شافی و کافی جواب نہیں ہے اس لیے اب آپ یہ سوچنے پر خود کو مجبور پائیں گے کہ جن اشیاء کو خوراک کے طور پر ہمارے روایتی ترجم حرام و حلال قرار دیتے ہیں، کیا وہ واقعی خوراک کی قبل سے تعلق رکھتی ہیں،،،،، یا،،،، ترجم کرتے وقت کسی خاص ذہنیت کی کار فرمائی عمل میں آئی ہے،،،، اور اعلیٰ کردار کی تغیر کی بجائے کچھ خاص احکام کو خوراک پر پابندیاں لگانے کی طرف دانستہ موڑ دیا گیا ہے۔ اور۔۔۔ کہیں ایسا تو نہیں،،، کہ لفظیہ لفظ آسانی کے ساتھ ترجمہ کر دینے کی خواہش، علت و بدعت نے حقیقی معانی کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہو، جیسا کہ ایک زبان سے دوسری زبان میں عبارت کے مافی التغیر کی منتقلی کے سطحی اور غیر فنی عمل میں ایک لازمی امر

ہے۔ جب کہ اس کے برعکس مأخذ تحریر کے انداز، اسلوب اور معیار کا بخوبی ادراک کیا جانا اور ترجمہ اس ہی کی بعضی مطابقت میں کیا جانانہ صرف ایک مسلمہ ادبی اور علمی تقاضا ہے بلکہ کامل درستگی کے ساتھ مفہوم کی منتقلی کے لیے ایک لازمی امر ہے۔

تو آئیے کھانے پینے کے بارے میں نازل ہوئی تمام، یا پیشتر آیات کے ترجمے کی ایک خالص علمی و عقلی کوشش کر دیکھتے ہیں اس امید میں کہ شاید اس محنت شاہقہ کے نتیجے میں ابہام دور ہو جائیں اور حقیقتِ حال کھل کر سامنے آجائے۔ اس ضمن میں قربانی کی نام نہاد رسم بھی زیر بحث آئے گی جس کا خوراک سے تعلق ہے اور بالعوم اسے ایک ایسے اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ پا اور کرایا جاتا ہے جو ہر گھر، گلی کوچے، محلہ اور شہر میں اپنی ہی مخلوق کا کھلے عام کثرت سے خون بہانا پسند فرماتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا منظر ہوتا ہے جس سے بچے اور خواتین خوفزدہ ہو کر دور چلے جاتے ہیں اور دیگر نادان سفاکی اور شقاوی قلبی کا درس حاصل کرتے ہیں۔

زیر نظر تراجم سے یہ بدوجہ اتم ثابت ہو جائیگا کہ حلال و حرام کا ذکر فرماتے ہوئے ربِ ذوالجلال نے کہیں بھی کھانے پینے کی اشیاء کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ یہ شکایت کی ہے کہ میں تو اخلاقیات اور سیرت کے بارے میں حلال و حرام کا معیار مقرر کرتا ہوں جب کہ تم مجھ پر افتراباندہ کرمادی اشیائے رزق کو، بغیر کسی اختیار کے، حرام و حلال قرار دے دیتے ہو۔

قرآن کے بلند و بالا علمی و ادبی معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور الہامی صحائف کے جتنی استعاراتی اسلوب کی رعایت سے، زیر نظر ترجمہ اُسی خاص معیار کے مطابق کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ دانشورانِ قرآن سے درخواست ہے کہ کسی بھی خطاء کو نوٹ کرنے کی صورت میں فوراً سند کے ساتھ رابطہ فرمائیں تاکہ مشترکہ رائے سے تصحیح کی کوشش کی جاسکے۔ اس ترجمے کی کوشش میں قربیادس عدد مستند لغات سے مدد لی گئی ہے، مادے کے بنیادی معنوں کی حدود میں رہنے کی سعی کی گئی ہے اور قرآن کے بنیادی پیغام یعنی کردار سازی کو پیشی نظر رکھا گیا ہے۔

شروعات سورہ المائدہ سے کرتے ہیں۔

اور نگزیب یوسف زی

### سورہ المائدہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أُوْفُوا بِالْعُهُودِ إِحْلَاتُ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُنْتَلِي عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحْلِي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ (۱)

اے ایمان والو، اپنے کیے ہوئے عہد و بیان کی [بالعُهُودِ] بھیشہ پاسداری و تکمیل [اوfo] کیا کرو۔ ماضی میں تمہارے لیے معابدوں کی پابندیوں کے ضمن میں جانوروں کی مانند [الأنعام] مبہم، یعنی غیر شعوری اور غیر واضح انداز [بَهِيمَة] روکھنا جائز کیا گیا تھا۔ اور تم صرف ان احکام پر عمل کرنے کے پابند تھے [وَأَنْتُمْ حُرُمٌ] جو آزاد نہ کیے جانے والے [غَيْرَ مُحْلِي] ایسی ان [الصَّيْدِ] کے ضمن میں تمہیں بتا دیے جاتے تھے [يُنْتَلِي عَلَيْكُمْ]۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو اس معاملے میں وہی احکام جاری فرمایا گا جو اس کی منشاء کے مطابق ہو گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحْلِوَا شَعَانِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا أَمْيَنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ  
بَيْتَعُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرَضُوا إِنَّا حَلَّمْ فَاصْطادُوا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٌ أَنْ صَدُوكُمْ عَنِ  
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبَرِّ وَالْقَوْيِ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدُوانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ  
إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (٢)

اس لیے، اے ایمان لانے والو، تم خود کو اللہ کے دیے ہوئے شعائر یعنی طور طریق، قواعد و ضوابط سے آزاد نہ کیا کرو۔ نہ ہی معابدوں کی رو سے  
عائد شدہ پابندیوں کی صورت حال یا کیفیت [الشَّهْرُ الْحَرَامُ] سے بری الذمہ ہو جایا کرو۔ نہ ہی حسن سیرت کے قیمتی اصولوں [الْهَدْيَ]  
کو نظر انداز کرو۔ نہ خود پر عائد دیگر ذمہ داریوں سے [الْقَلَائِدَ] احتراز کرو، اور نہ ہی اپنے واجب الاحترام مرکز کے ان ذمہ داروں [آمِينَ  
الْبَيْتَ الْحَرَامَ] سے غافل ہو جاءو جو اپنے نشوونما دینے والے کے فضل اور رضامندی کے لیے جدوجہد کر رہے ہوں۔ البتہ جب تم کسی بھی  
معابدے کی پابندیوں سے آزاد ہو جاءو [حَلَّمْ] تو پھر ضرور اپنی طاقت و اقتدار قائم کرنے میں [فَاصْطادُوا] لگ جاءو۔ لیکن اس صورت  
میں بھی ایک قوم کی وہ دشمنی کہ انہوں نے تمہیں واجب الاحترام احکاماتِ الہی [الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ] کی بجا آوری اور نفاذ سے روک رکھا تھا  
، تمہیں اس جرم پر مجبور نہ کر دے کہ تم حدود سے تجاوز پر اتر آو [أَنْ تَعْتَدُوا]۔ بس یہ امر پیش نظر ہے کہ ہمیشہ کشاڑ قلب اور کردار سازی  
کے مدعا [الْبَرِّ وَالْقَوْيِ] پر اشتراک عمل کرو اور گناہ اور حدود فراموشی پر دستِ تعاون دراز مت کرو۔ اللہ کی ہدایات کے ساتھ  
پرہیز گاری کے جذبے سے وابستہ رہو۔ یہ حقیقت سامنے رہے کہ اللہ کا قانون گرفت کرنے میں بہت ہی سخت ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُنْتَرَدَيَةُ  
وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبَعُ إِلَّا مَا ذَكَيْتُمْ وَمَا ذُبَحَ عَلَى النَّصْبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ  
يَسِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِيَنِكُمْ فَلَا تَخْشُوْهُمْ وَأَخْشُوْنَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيَنَكُمْ وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي  
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيَنًا فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْصَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِيَأْمُمْ لِفَانَ اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٣)

[تیزدیکھیں مماثل آیات ۳۷/۱۲۵ اور ۶/۱۲۵]۔ زیر نظر ترجمہ ان دونوں مذکورہ آیات کے ابتدائی حصوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ تکرار سے  
پرہیز کیا گیا ہے تاکہ عبارت طوالت اختیار نہ کرے]

تمہارے لیے منوع کر دیا گیا ہے کہ تم اپنی قوتِ عاقله کو زائل کر کے مردہ کی مانند ہو جاءو [الْمَيْتَةُ]، اور اپنے اعمال ناموں کو انسانی خون  
سے داندار کرلو [الدَّمُ] اور مکار و بد طینت لوگوں [الْخِنْزِيرُ] کے ساتھ قریبی تعلق [وَلَحْمُ] استوار کرو اور نہ ہی ہر اس نظریے کے  
ساتھ کوئی تعلق رکھو جس کے ذریعے غیر اللہ کے حق میں آواز بلند ہوتی ہو [أَهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ]۔ اور تمہارے لیے یہ بھی حرام کیا گیا  
ہے کہ کسی فرد یا جماعت کی آواز بند کر کے اسے کچل دیا جائے [وَالْمُنْخَنِقَةُ]، یا مستقل ذہنی و جسمانی اذیتیں دے کر مردہ کر دیا جائے  
[وَالْمَوْقُوذَةُ]، یا کسی کے حاصل کردہ بلند مقام سے اسے ناجائز طور پر قدر ملت میں گردایا جائے [وَالْمُنْتَرَدَيَةُ]، یا جبراً بد نصیبی اور بد قسمتی  
کی طرف دھکیل دیا جائے [وَالنَّطِيحَةُ] اور ایسی صورت حال پیدا ہو کہ تمام انسانی اقدار کو وحشت و بربریت نے ٹکل لیا ہو [وَمَا أَكَلَ  
السَّبَعُ]، سوائے ان محدودے پندرے جنہیں تم نے بچا کر تقویت دے لی ہو [مَا ذَكَيْتُمْ]۔ یا کسی کو خود ساختہ معیار یا مقصد کی بھی نہ

چڑھا دیا گیا ہو [وَمَا ذُبَحَ عَلَى النَّصْبِ]۔ یا یہ کہ تم لوگوں کو غلط اقدام کے ذریعے تقسیم کر کے علیحدہ علیحدہ کر دو [تَسْتَفِسِمُوا بِالْأَزْلَامِ]۔ انتہا رہے کہ مذکورہ بالا تمام صورت احوال بد کرداری اور بد عنوانی کے زمرے میں آتی ہے [فِسْقٌ]۔ اسی بنابر موجودہ وقت میں حقیقت سے انکار کرنے والے تمہارے اس نظریہ حیات سے مایوس ہیں۔ پس تمہیں چاہیئے کہ اب ان سے اندیشہ کرنا ترک کر دو، اور اس کی بجائے میری عظمت و جلالت شان کو ہمہ وقت لگاہ میں رکھو۔ وقت کے سیل روائی کے اس موجودہ مرحلے میں میں نے تم سب کے لیے تمہارا نظریہ حیات مکمل کر دیا ہے اور اس طریقہ سے تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دی ہیں اور تمہارے لیے اسلام یعنی انسانیت کے تحفظ اور سلامتی کو بطور مقصود زندگی مقرر و معین کر دیا ہے۔ تمام مذکورہ بالا ہدایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے تم میں سے جو کوئی بھی اضطراری حالت کی وجہ سے خود کو مجبور پائے [فِي مَخْمَصَةٍ] جب کہ اس کا برائی کی جانب میلان نہ ہو [غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ]، تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سماں تحفظ اور رحمت مہیا کر دیتے ہیں۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أَحِلَّ لَهُمْ فَلْ أَحِلَّ لِكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۝ وَمَا عَلِمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ ثَعَلَمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلِمْكُمُ اللَّهُ ۝ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۝ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ (٤)

وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا کیا جائز قرار دیا گیا ہے۔ انہیں بتا دو کہ تمہارے لیے تمام پاکیزہ اور خوشنگوار اعمال جائز کر دیے گئے ہیں۔ اور جب تم ہاتھ پاؤں بندھے زخمی تیدیوں کی جماعت [الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ] کو وہ تعلیم دے رہے ہوتے ہو جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ جو معلومات تمہیں ان کی زبانی حاصل ہوتی ہیں [وَمَا عَلِمْتُمْ مِنْ] ان کے ذریعے تم وہ سب کچھ جان لو جو وہ تمہارے روپیوں کے خلاف کہتے یا تمہارے ذمہ لگاتے ہیں [فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ]۔ پھر اس پر اللہ کی صفات کے تناظر میں غور کرو تاکہ تمہارے کردار میں جو کوئی رہ گئی ہو وہ کھل کر تمہارے سامنے آجائے۔ اس طرح اللہ کی ہدایات کے ساتھ پرہیز گاری سے وابستہ ہو، اس بقیہ کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کا قانون فوری احتساب کا عمل جاری رکھتا ہے۔

الْيَوْمَ أَحِلَّ لِكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۝ وَطَعَامُ الَّذِينَ أَوْثَاوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ ۝ وَالْمُحْسَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْسَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أَوْثَاوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُنَذِّدِي أَخْدَانٍ ۝ وَمَنْ يَكْفُرُ بِالْإِيمَانِ فَقُدْ حَبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ [٥]

آج سے، یا وقت کے حاضر و موجود مرحلے سے، تمہارے لیے صرف تمام پاکیزہ اور خوشنگوار اعمال جائز کر دیے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ ان تمام مستحسن صفات یعنی شعوری اقدار کا حصول [طعام] بھی تمہارے لیے جائز ہے جو صاحب کتاب لوگوں میں پائی جاتی ہیں، اور اسی کی مانند تمہاری اچھی صفات و اقدار کا حصول ان لوگوں کے لیے بھی جائز ہے۔ اور مومن جماعتوں [المُؤْمِنَاتِ] میں سے اخلاقی لحاظ سے مضبوط اور محفوظ جماعتوں [المُحْسَنَاتُ] اور ایسی ہی وہ جماعتوں بھی جو تم سے قبل کتاب دیے گئے لوگوں میں سے ہوں، ان سے تعلق استوار کرنا بھی تمہارے لیے جائز ہے بشرطیکہ تم ان کے حقوق و واجبات و معاوضے پوری طرح ادا کرو، اور وہ اسی طرح مضبوط و محفوظ رہ سکیں [مُحْصِنِينَ]۔ نہ ہی خون بہانے یا بد کرداری پر اترائیں [مُسَافِحِينَ] اور نہ ہی خفیہ سازشوں میں ملوث [مُنَذِّدِي أَخْدَانٍ] ہوں۔ یہ یاد رہے کہ جو

ایمان کی دولت کے مقابلے میں کفر کی روشن اپناتا ہے وہ یہ حقیقت ذہن میں بھالے کہ اس کا تمام کیا دھر اضافے ہو گیا۔ اور بالآخر اگلے بلند تر مرحلہ حیات میں وہ نار ادؤں کی جماعت میں شامل رہیگا۔

### "وضو"

{ محترم قارئین، حرام و حلال کے اس سلسلے میں حسن اتفاق سے الگی آیت وہ سامنے آتی ہے جسے "وضو" سے متعلق قرار دیا جاتا ہے۔ پست درجے کی نہایت عمومی زبان میں لفظ بلفظ کے گئے تراجم کی بجائے عربی ادب عالی کی استعارات و محاورات سے پر [ metaphoric and idiomatic ] اصطلاحات کی بنیاد پر کیا گیا درج ذیل ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جو قرآن عظیم کے بلند اسلوب کے شایان شان ہے۔ سابقہ متن سے جزا ہوا ہے۔ موضوع کا سلسلہ قائم رکھتا ہے۔ اور حسب سابق کردار سازی کے ہی ضوابط و قواعد کی تعلیم دے رہا ہے۔ درحقیقت یہاں "وضو" سے متعلق ذکر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ وضو یہاں سیاق و سابق سے قطعی غیر منسلک ہے۔ اختلاف کی صورت میں سندر کے ساتھ فوری رجوع فرمائیں تاکہ صحیح کی جاسکے۔}

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهُكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلُكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنْبًا فَاطْهَرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْ الْغَائِطِ أَوْ لَامْسَתُمُ النِّسَاءَ فَلْمَ تَجِدُوا مَاءً فُتَيَّمُمُوا صَعِيدًا طَيْبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مَنْ حَرَاجٌ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطْهِرَكُمْ وَلِيُتَبِّعَنِ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعْلَكُمْ تَشْكُرُونَ (٦)

اے اہل ایمان، جب تم نماذل و اتباع احکام الہی کے نصب العین کے حصول کی سمت میں انھ کھڑے ہو، تو اپنی توجہات یعنی سوچ و فکر [ وُجُوهُکُمْ ] اور اپنے وسائل و ذرائع [ أَيْدِيْكُمْ ] کو ہر قسم کی الاکشوں اور رکاؤں سے پاک کرو [ فاغسلوا ] تا آنکہ وہ تمہاری رفاقت و اعانت کا ذریعہ و مأخذ [ المَرَافِقِ ] بن جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے بڑوں اور چھوٹوں کی صلاحیتوں کا جائزہ اور جانچ پڑتاں [ امسحوا ] کر کے ان کو انتہائی شرف و مجد کے درجے تک پہنچاوو [ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ]۔ اگر قبل ازیں تم اس نظریاتی محاذ پر نوار دیا جبکہ [ جُنْبًا ] تھے تو پھر اپنے قلب و ذہن کی تطبیر کا عمل کرو [ فاطْهَرُوا ] تاکہ مخفی عقد و خیالات سے پاک ہو جاوے اور اگر تم ایمان و ایقان کے معاملے میں کسی کمزوری کا شکار ہو [ مَرْضَى ] یا ابھی تریتی سفر کے درمیانی مرحلے میں ہو [ عَلَى سَفَرٍ ]، یا اگر تم میں کچھ بہت پست شعوری سطح سے انھ کر اوپر آئے ہوں [ مِنْ الْغَائِطِ ]، یا کسی خاص شعوری کمزوری نے تمہیں متأثر کیا ہو اسے [ لَامْسَتُمُ النِّسَاءَ ] اور اس ضمن میں تمہیں وحی الہی کی ہدایت میسر نہ آئی ہو [ فَلْمَ تَجِدُوا مَاءً ]، تو پھر بھی تم اپنا مطلوب و مقصود [ فُتَيَّمُمُوا ] بلند اور پاک رکھو [ صَعِيدًا طَيْبًا ]۔ پھر اس کی روشنی میں از سر نو اپنے افکار اور اپنے وسائل کی پیمائش یا احاطہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بھی صورت میں تم پر نار و ابو جھ نہیں ڈالنا چاہتا۔ لیکن یہ ضرور چاہتا ہے کہ تمہاری شعوری ذات مخفی خیالات سے پاک ہو جائے اور تم پر اس کی نعمت تمام ہو جائے، تاکہ تمہاری جدوجہد مطلوبہ نتائج پیدا کرے۔

وَادْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيَّاقَهُ الَّذِي وَاثْقَمْ بِهِ إِذْ قُلْنَمْ سَمِعْنَا وَأَطْعَنْنَا وَأَنْقَوْنَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ  
بدأتِ الصُّدُورِ [ ۷ ]۔

[سورة المائدہ کی آیت: ۷ صرف اس لیے پیش کی جا رہی ہے کہ سابقہ موضوع کے ساتھ تسلسل، یعنی عہد کی پابندی اور کردار سازی، کو ثابت کر دیا جائے تاکہ درمیان میں آنیوالی سورۃ: ۲ کے ترجیح کی "وضو" سے غلط طور پر منسوب کیے جانے سے متعلق حقیقت سامنے آجائے]

اور تم پر اللہ تعالیٰ نے جو نعمت عطا کی ہے اسے یاد رکھو اور اس عہد کی بھی پاسداری کرتے رہو جو تم نے یہ کہتے ہوئے کیا تھا کہ "ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت اختیار کر لی۔" اور اللہ کے احکامات پر پہیز گاری سے قائم رہو کیونکہ اللہ تمہاری اندر وہی ذات پر گزر نے والی ہر کیفیت کا علم رکھتا ہے۔

### سورہ الحج : ۲۸ سے ۳۰

وَأَذِنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجَّ يَأْتُوكَ رَجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجَّ عَمِيقٍ (۲۷)

اور انسانوں کے درمیان جیت کا [بِالْحَجَّ] اعلان عام کر دو۔ وہ سب تمہارے پاس ہر دور دراز کے مقام سے [مِنْ كُلِّ فَجَّ عَمِيقٍ] دلیری کے ساتھ [رَجَالًا] آئیں اور ہر ایک اپنے ضمیر کی آواز پر لمبک کہتے ہوئے آئے [وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ]،

لَيَشْهُدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعُمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (۲۸)

تاکہ اس نظریہ حیات میں وہ اپنے لیے منفعت کا بذات خود مشاہدہ کر لیں اور تحصیل علم کے ایک دورانیہ [فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ] میں اللہ کی صفات عالی کوڈ ہن نشین کرتے رہیں تاکہ اس کی روشنی میں ان تعلیمات پر حاوی آجائیں [عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ] جس نے انہیں جانوروں کی ماں ند غیر قیمتی اور مبہم روشنی زندگی [بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ] اختیار کرنے پر لاگ دیا تھا۔ پس وہ اسی روشنی سے استفادہ کریں اور جو اس سے محروم اور بدحال ہیں انہیں بھی مستفید کریں۔

ثُمَّ لَيَقْضُوا تَقْتَلُهُمْ وَلَيُوفُوا ثُدُورَهُمْ وَلَيَطَوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (۲۹)

پھر اس کے بعد اپنی ذہنی الائکشوں سے پاکیزگی [تَقْتَلُهُمْ] کا کام مکمل تک پہنچائیں [لَيَقْضُوا]، اپنے اوپر واجب کیے ہوئے عہد کو پورا کریں [وَلَيُوفُوا ثُدُورَهُمْ] اور حکومتِ الہیہ کے محترم و متقدم مرکز کی تکمیلی اور حفاظت [وَلَيَطَوَّفُوا] کا فریضہ انجام دیں۔

ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَأَحَلَتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَيْا مَا يُنْتَيْ إِلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرَّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (۳۰)

اس کے علاوہ جو بھی اللہ تعالیٰ کی متعین کردہ ممنوعات [حُرُمَاتِ اللَّهِ] کی تظمیم کا رویہ اختیار کرے گا تو وہ اللہ کے نزدیک اس کے حق میں خیر کا باعث ہو گا۔ نیز تمہارے لیے اللہ کی عطا کردہ تمام نعمتیں اور عطیات [الْأَنْعَامُ] حلal کر دیے گئے ہیں مساواں مخصوص امور کے جن کی

پیروی / اتباع کرنے کے لیے تم پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے، یعنی جن کا تمہیں پابند کیا گیا ہے۔ پس خود کو پرستش اور عقیدت کا مرکز بنانے [الْأُولَّان] کی براہی سے اجتناب کرو اور اجتناب کرتے رہو اسی زبان بولنے سے جو جھوٹ سے پڑھو۔

### سورہ الحج : ۳۲ سے ۳۴

ذلِكَ ..... وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْفُلُوبِ (۳۲)

اور جو لوگ اللہ کے ہدایت کردہ راستے یا طور طریق کی عظمت کو بلند کریں گے، وہ اسے تقویت قلوب کا ذریعہ پائیں گے۔

لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجْلِ مُسَمَّى ثُمَّ مَحَلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ (۳۳)

اسی راستے میں تم سب کے لیے ایک معینہ مدت تک منفعت ہے۔ پھر اس ہدایت کا مستقل مرکزو منبع اللہ کا محترم و متقدم مرکز حکومت [الْبَيْتِ الْعَتِيقِ] ہے۔

وَلَكُلُّ أَمَّةٍ جَعَلْنَا مِنْسَكًا لِيَذَكُّرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقْنَاهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلَمُوا وَبَشِّرُ الْمُخْبِتِينَ (۳۴)

نیز ہم ہر قوم کے لیے پاکیزگی ذات کے ذرائع [مِنْسَكًا] پیش کر دیے ہیں تاکہ وہ اللہ کی صفاتِ عالیٰ کو ذہن نشین کریں [لِيَذَكُّرُوا اسْمَ اللَّهِ] اور اس کی روشنی میں جانوروں کی ماں ند غیر یقینی یعنی بہم روش زندگی [بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ] پر حاوی آجائیں جس کی انہیں تربیت دی گئی تھی [مَا رَزَقْنَاهُمْ]۔ اور وہ یہ سمجھ لیں کہ تمہارا حاکم ہی اصل حاکم ہے۔ اس لیے اسی کی ہدایات پر سرسليم ختم کر دیں۔ جو اس معاملے میں عاجز انہ اور تابع دار انہ روش رکھتے ہوں ان کو فوری تباہ کی خوشخبری دے دو۔

الَّذِينَ إِذَا ذِكَرَ اللَّهُ وَجَلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةُ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (۳۵)

یہ لوگ ہیں کہ اللہ کی ہدایات کی یاد دہانی ان کے قلوب کو خوفزدہ [وَجَلَتْ] کر دیتی ہے اور یہ وہ ہیں جو مصائب کے مقابلے میں استقامت اختیار کر لیتے ہیں۔ نظام صلوٰۃ کی پیروی کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ بھی ہم نے انہیں مادی اور شوری ارتقاء کے اسباب عطا کیے ہیں [رَزَقْنَاہُمْ] وہ انہیں عوامِ الناس کیلیے کھول دیتے ہیں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا حِيرٌ فَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٌ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْفَانِعَ وَالْمُعَتَرَّ كَذلِكَ سَخَرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ شَكُرُونَ (۳۶)

طاقتور، زرہ بند انسانوں کی جماعت [فوج] قائم کرنا بھی تمہارے لیے حکومتِ الہیہ کے طریق کا اور تقاضوں میں سے ہے اور اس لازمی طریق کا میں تمہارے لیے تحفظ اور بہتری پوشیدہ ہے۔ پس یہ فوج خود کو دین کے تحفظ کے لیے وقف کر دے [صَوَافٌ] اس طرح کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عالیٰ کی یاد دہانی کروائی جاتی رہے۔ پھر اگر ایسا ہو کہ کسی مہم میں ان کا ساتھ دینا یا ان کی کارگزاری میں حصہ لینا

[جُنُوبُهَا] تمہارے لیے ضروری ہو جائے [وَجَبَتْ] تو تمہیں چاہیے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاؤ، علم و تربیت حاصل کرو [فَكُلُوا] اور جو قاعات کیے ہوئے اس سے محروم ہیں اور جو اس کی ضرورت رکھتے ہیں انہیں بھی فیض پہنچاؤ۔ ہم نے تمہیں اس انداز میں ان چیزوں پر دسترس عطا کی ہے کہ تمہاری کوششیں بار آور ہو جائیں۔

لَنْ يَنْالَ اللَّهُ لِحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنْالُهُ التَّفَوَّىٰ مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبَّرُوا اللَّهُ عَلَىٰ مَا هَدَأَكُمْ وَبَشِّرُ الْمُحْسِنِينَ (۳۷)

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ اللہ کو ان سے تمہارے قریبی تعلق [لِحُومُهَا] سے یا ان کی جگلی مہم جو شیوں [دِمَاؤُهَا] سے کچھ حاصل وصول نہیں ہوتا، بلکہ تمہارا جذبہ پر ہیز گاری سے اس کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس انداز میں ان چیزوں کو تمہاری دسترس میں کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی کبریائی ان خطوط پر قائم کرو جیسے اس نے تمہاری راہنمائی کی ہے۔ اللہ کی راہ میں توازن بدوض عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الدِّينِ أَمْتَوا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَانِ كُفُورٍ (۳۸)

جو ایمان لے آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدافعت فرماتا اور انہیں بڑھاوا دیتا ہے اور یقیناً وہ بد دیانت اور انکار کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

### سورہ الانعام: ۱۵۱

فَلْ تَعَالَوْا أَئْلُ مَا حَرَمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَفْثِلُوا أُولَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ تَحْنُنْ نَرْزُقُمْ وَإِيَاهُمْ وَلَا تَفْرِبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَفْثِلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذِلِكُمْ وَصَاحَبُكُمْ بِهِ لَعْنُكُمْ تَعْقِلُونَ (۱۵۱)

انہیں کہو کہ آدمیں تمہیں بتا دوں کہ تمہارے نشوونما دینے والے نے تم پر کیا کیا منوع کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم اس کی حاکیت و اختیار میں کسی بھی چیز کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ حسین و متوازن سلوک کرو، اور اپنی اولاد کو غربت کی بنا پر شعوری اور اخلاقی طور پر جاہل و بے خبر نہ رکھو کیونکہ یہ انہیں مادر دینے کے مترادف ہے۔ یہ یقین رکھو کہ تمہیں اور انہیں سامانِ رزق دینا ہمارا کام ہے۔ اور ان تمام زیادتیوں اور حدود فراموشیوں کے قریب نہ جاو جو ظاہر ہو جائیں خواہ پوشیدہ رہیں، اور کسی جان کو ضائع نہ کرو جسے اللہ تعالیٰ نے منوع یا محترم قرار دیا ہے سوائے اس صورت کے کہ اس کا استحقاق واجب ہو جائے۔ اللہ نے تمہیں یہ ہدایات اس لیے دی ہیں کہ تم اپنی شعوری صلاحیتوں کا استعمال کرو۔

### سورہ یوس: ۵۹ - ۶۰

فَلْ أَرَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَاماً وَحَلَالاً فَلْ اللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ مِأْمَ عَلَى اللَّهِ تَقْتَرُونَ (۵۹) وَمَا ظُلِّ الَّذِينَ يَقْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ (۶۰)

انہیں کہو کیا تم وہ نہیں دیکھتے جو سب کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہاری منفعت کے لیے عطیات، یعنی سامانِ رزق کی شکل میں فراہم کیا ہے۔ اس کے باوجود تم نے اس میں سے کچھ حرام اور کچھ حلال بنا دیا ہے۔ ان سے پوچھو کیا ایسا کرنے کی تمہیں اللہ نے اجازت دی تھی؟ یا تم یہ کام کرتے تو بذاتِ خود ہو اور اس جھوٹ کی ذمہ داری اللہ پر باندھتے ہو؟ جو اللہ کی ذات پر یہ جھوٹ بول کر افتراء کرتے ہیں ان کا کیا قیاس ہے کہ اُس آنیوالے بڑے قیام کے مرحلے میں ان کے ساتھ کیا پیش آئیگا؟ افسوس کہ اللہ تو انسانوں کے لیے سرپا فضل ہے لیکن ان کی اکثریت متوقع نتائج پریدا کرنے والا رویہ نہیں رکھتی۔

### انخل: ۱۱۶

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِيفُ الْسِّنَّتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَقْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَقْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ (۱۱۶)

اور مت بولا کرو وہ کلمات جس سے تمہاری زبانیں جھوٹ کا ارتکاب کرتی ہیں، کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کیونکہ تمہارے اس جھوٹ سے اللہ تعالیٰ پر بہتان لگ جاتا ہے۔ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی بہتان طرزی کرتے ہیں وہ کبھی فلاں نہ پائیں گے۔

-----

بریکٹوں میں دیے الفاظ کے مستند معانی ملاحظہ فرمائیں:

[الْعُفُودُ]: عہد نامے، بیثاق، معاهدے، ایگرینٹ

[اوْفُو]: پورے کرو، تکمیل کرو، ایفائے عہد کرو

[الْأَنْعَامُ]: مویشی قسم کے جانور، جو کہ اموال کے طور پر اللہ کی نعمتوں کے معنی بھی رکھتے ہیں

[بَهِيمَةُ]: ابہام کی کیفیت، مبہم ہونا، غیر واضح، غیر معین، گونگاپن، غیر معروف، بے دیکھا بحال، مشکوک، پوشیدہ، بندرووازہ۔ One knows not the way or manner in which it should be engaged in, done, executed, performed; speech which is confused, vague, dubious; also applied to closed or locked door, one can't find a way to open it;

چوپا یہ، جانور، کیونکہ اس کی شکل / صورت مبہم ہوتی ہے۔

[وَأَنْثُمْ حُرُمُ]: جبکہ تم پابند ہو؛

[الصَّيْد]: وہ جسے کپڑلیا جائے، ٹیرھی گردن والا؛ مغور، خود پسند: رعب و بد بے والا؛ شکار کا جانور

[غَيْرَ مُحْلِي]: غیر آزاد کردہ؛ مُحْلِي: the place or time where something is not violating the prohibition;

becomes lawful, permissible;

[يُثْلَىٰ عَلَيْكُمْ]: وہ جو تمہیں عمل درآمد کرنے کے لیے کہایا پڑھ کر سنایا جائے۔

[الشَّهْرُ الْحَرَامُ]: ایک پابندیوں والی معروف صورت حال؛ ایک حرمت والا مہینہ

[الْهَدَىٰ]: عمومی: وہ قربانی جو جانور کی صورت میں حرم میں کی جاتی ہے۔ قرآن کی اس آیت: حتیٰ سلَقَ الْحَدُىٰ مُحَلٰه: میں الحدی کو مخفف اور مشدد دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ اس کا واحد حدیۃ اور حدیۃ ہے۔ کہا جاتا ہے: ما حسن حدیۃ: اس کی سیرت کس قدر اچھی ہے۔ مزید معانی: تھنہ، نذرانہ، عطیہ، اسیر، قیدی، صاحب عزت، سیرت، طریقہ، بھیجننا، anything

-venerable or precious

[الْفَلَائِدُ]: حناظتی کنشروں؛ احکامات کی تقلید؛ بیرونی؛ نظم و ضبط؛ ایک چیف کی لوگوں کی طرف ذمہ داریاں؛ اقتدار یا حکومت کا کنشروں

[أَمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامَ]: قبل احترام مرکز کے سنبھالنے، قائم رکھنے والے

[حَلَّتْمُ]: تم آزاد ہو جاوے؛ پابندیوں سے فری ہو جاوے؛ ذمہ داری سے سکدوش ہو جاوے

[فَاضْطَادُوا]: گرفت قائم کرو، غلبہ حاصل کرو؛ پکڑلو؛ طاقت و اقتدار قائم کرو

[الْمُنْجِدُ الْحَرَامُ]: قبل احترام اور واجب التعمیل احکامات

[أَنْ تَعْنَدُوا]: کہ تم حد سے بڑھ جاوے

[الْبَرُّ وَالثَّقَوَىٰ]: اللہ کے احکامات کے تحت کشاد قلب اور پرہیز گاری

[الْمَيْتَةُ]: قوتِ عاقله کا زائل ہونا [راغب]؛ داشمندی کی صلاحیت کا مر جانا؛

[الَّدَمُ]: سرخ رنگ کرنے کا سامان؛ خون؛ خون بہانا؛ کسی مواد سے یا خون سے داغدار کر دینا؛ کوئی چیز یا شکل جس پر کوئی رنگ لگادیا گیا ہو؛ کسی گھر کو مٹی یا کچڑ سے لپنا؛ ایک عورت جس نے اپنی آنکھ کے گرد ز عفران سے پینٹ کر لیا ہو؛ ایک بہت ہی غیر شائستہ، غیر مہذب رویہ؛

[الْخَنَزِيرُ]: مکار اور بد طینت انسان؛ خزر؛ نکھیوں سے یا ٹیڑھی ٹیم بند آنکھوں سے دیکھنا؛ بند اور چھوٹی آنکھوں والا، بھینگی آنکھوں والا؛ چالاک ہونا؛

[لَحْمٌ] : اُخْرَقَتِ الْبَاسَ كَا سُورَاخٍ پُيَوْنَدَ لَكَرْ جُوڑَنَا؛ شَرِيكَ هُونَا؛ بُنْتَا، اکٹھے ہونا، قریب ہو کر اکٹھے ہونا؛ دھاگے جو آپس میں بُنْتے ہوں؛ مرمت کر کے جوڑنا، ویلڈ کرنا، سولڈر کرنا، پیوںد لگانا۔

[أَهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ] : وَهُجَسْ سَعِيْرِ اللَّهِ كِيْ آوازِ بلند ہو

[وَالْمُنْذَنِقَةُ] : مَخْنَقٌ: گلاگونٹ دیا جائے؛ گلے سے پکڑ لیا جائے؛ غلبہ پالیا جائے؛ سانس بند کر کے مار دیا جائے  
[وَالْمَوْفُوذَةُ] : ضرب مار کر مردہ بنادینا؛ چوٹ سے مارا ہوا۔

[وَالْمُتَرَدِّيَةُ] : بلدری سے گرا ہوا؛ جہنم میں گرا ہوا؛ قعر تزلیل میں گرا ہوا۔

[وَالنَّطِيحَةُ] : سینگ یا ٹکر کر مار دالتا؛ ایک بد نصیب اور بد قسمت آدمی۔

[وَمَا أَكَلَ السَّبَعُ] : وہ تمام اقدارِ ہستی اور اچھائیاں جنہیں وحشت و بربریت نے نکل لیا ہو۔

[مَا ذَكَرْتُمْ] : جو تم نے بچا کر نشوونما دے لیا ہو

[الْتُّصُبُ] : کوئی مقرر کردہ معیار، ہدف، حدود، ایک نشان، اشارہ جو راہ دکھائے؛ ایک پتھر نصب کر کے پوچھا جائے۔ منصب، نصاب، عہدہ، ذریعہ، نسلی سلسلہ، ماغذہ، اشرافیہ۔

[أَزْلَامٌ] : زلم؛ غلطی کرنا؛ بغیر سوچے بولنا، قطع برید کرنا؛ ادھر ادھر بے مقصد پھرنا؛ بھوک سے بدحال ہونا؛ کان کا حصہ کاٹنا؛ بے پر کا تیر۔

[فَسْقٌ] : کسی چیز میں برائی، بد عنوانی، حدود فراموشی؛ گناہ، جرم؛ غیر اخلاقی حرکت؛ بد کرداری؛ دائرہ کردار سے نکل جانا۔

[مَحْمَصَةٌ] : مشکل؛ مسئلہ؛ مجبوری

[غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّلَّاثِمِ] : برائی کا میلان نہ ہونا۔

[الْجَوَارِحُ] : جرح؛ زخمی کرنا / ہونا؛ شکاری جانور؛ ہاتھ پاؤں کو بھی جوارح کہا جاتا ہے کہ وہ شکار پکڑ کر لاتے ہیں یا کما کر لاتے ہیں، یا اچھا اور برا کرتے ہیں؛ کمانا؛ مالہ جارح؛ اس کا کوئی کمانے والا نہیں۔ بے کار کر دینا۔

[مُكْلَبِينَ] : ہاتھ پاؤں بندھا ہو اقیدی؛ سڑیپ سے بندھا ہوا آدمی؛ وہ جو کتے یا شکاری جانور کو تربیت دے۔ پاگل پن جو کتے میں انسانی گوشت کھانے سے آجائے؛ پاگل پن سے عقل ماف ہو جانا۔

[وَمَا عَلِمْتُمْ مِنَ] : جو تم ان سے سیکھتے یا پڑھتے ہو۔

[فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكَنَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ]: وہ سب جان لو جو وہ تمہارے خلاف پکڑے ہوئے ہیں یا اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔

[طَعَامٌ]: to have power to; سکھنا، حاصل کرنا، ایک شخص میں مناسب و موزوں صلاحیتیں۔ طعم: or to take to education, to be vaccinated, inoculated

to have power over him: طعم عليه: ability to do it; to be vaccinated, inoculated

[الْمُؤْمَنَاتِ]: مخصوص مومن جماعتیں؛ مومن خواتین

[الْمُحْصَنَاتُ]: مسلمه؛ آزاد عورت؛ پار ساعورت؛ ایک بڑا موئی؛

abstaining from what's not lawful or from that which is ایسی جماعتیں؛ difficult of access, approach.

قلعہ بند جماعتیں؛ باکردار؛ محفوظ induces suspicion or evil opinion.

[مُحْصَنِينَ] - مذکورہ بالا قسم کے لوگ

[مُسَافِحِينَ]: خون کو بہادینے والے؛ سفاح: پست ترین حصہ جوز میں پر ہو؛ پیر؛ پیروں میں۔ اس نے بہادیا؛ اس نے خون بہادیا؛ ناجائز جنسی

عمل۔ سفاح [س کی زیر کے ساتھ]: بد کار۔ سفاح [س پر زبر کے ساتھ]: خون بہانے والا؛ قاتل؛ سفاک۔

[مُنْخَذِي أَخْدَانٍ]: خفیہ سرگوشیاں کرنے والا؛ سازشیں کرنے والا۔

[وُجُوهَكُمْ]: تمہاری سوچ کی سمت، توجہات، نظریات، چہرے

[أَيْدِيَكُمْ]: تمہارے وسائل و ذرائع، طاقت، ہاتھ

[فَاعْسُلُوا]: پاک صاف کرو، دھوڈالو،

[الْمَرَاقِق]: کہنیاں؛ رفاقت و اعانت کا ذریعہ؛ باہم جڑے ہوئے ہونا

[اَمْسَحُوا]: زمین پر سفر شروع کرنا؛ جائزہ لینا؛ زمین کا جائزہ لینا؛ احاطہ کرنا، پیکاش کرنا؛ سروے کنندہ؛ مسح: جو زیادہ سفر کرے؛ تیل لگایا ہو، صاف کیا ہو، پوچھنا ایسی چیز کو جو گلی اور گندی ہو۔

[إِلَى الْكَعْبَيْنِ]- شرف مجد کے پیانے تک

[جُنَاحًا]: بپبلو، سمت، گوشہ، پر ایا، غیر، بے تعلق، دور کا، اجنبی،

[اَطْهَرُوا]: پاک و صاف کرو

[مَرْضَى]: مریض۔ کمزوری میں، بیماری میں، روگ میں، نقص، تقصیر، کوتاہی میں ہونا۔ وہ جس کے قلب میں دین و ایمان میں نقص یا شبه ہو [الراغب]

[عَلَىٰ سَفَرٍ]: سفر: زمین کا سفر، علم و عرفان کے حصول کا سفر، دریافت اور ترقی کے آسمان پر چمکنا / جگگانا / واضح ہونا / جلوہ گر ہونا / نتیجہ نکالنا۔ گھر میں جھاڑو دینا اور کوڑا کر کٹ صاف کرنا۔ اسفار: وہ کتب جو حقائق بیان کرتی ہیں

To unveil, uncover, to shine, glow, to yield, achieve, bring to end result, to rise

[مِنَ الْغَائِطِ]، پست علمی و ذہنی درجے سے آنسو والا

[لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ]: تمہیں کسی کمزوری نے کپڑا لیا ہو، چھولیا ہو۔

[لَمْ تَجِدُوا مَاءً]: ماء استعاراتی معنوں میں اکثر وحی الہی کے لیے استعمال ہوا ہے۔

[تَيَمَّمُوا]: مقصد، مطلوب، ارادہ، متعین کرنا

[صَعِيدًا طَيْبًا]۔ بلند اور پاک

[الْبَيْتُ الْعَتِيقُ]۔ وہ مرکز یا ادارہ جو سب پر فویت رکھتا ہو؛ محفوظ ہو، محترم، مکرم، متقدم ہو؛

[مَنْسَكًا]: پاکیزگی ذات کے اصول و قواعد

[يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ]۔ صفاتِ الہی کی یاد دہانی

[بَهِيمَةُ الْأَنْعَامَ]: جانوروں / مویشیوں کی غیر واضح، مہم، غیر یقینی روشن

[مَا رَزَقَهُمْ]۔ وہ عطیہ جو جاری ہو خواہ دنیوی ہو یا آخری؛ رزق بمعنی نصیبہ بھی آ جاتا ہے۔ intellectual education which is for

the hearts and minds, such as several sorts of knowledge and science; to bestow material or spiritual possession; anything granted to one from which he derives benefit.

[وَالْبُدْنَ]: زرہ، زرہ بکتر، تونمند آدمی، حجم ششم

[صَوَافَ]: دینی خدمت یا کاموں کے لیے وقف کرنا؛ اس طرح کرنے کے لیے خود کو نمایاں کرنا؛ خشک کر دینا؛ روک دینا، موڑ دینا؛ اون کا تاجر

[جُنُوبُهَا] : اس کا پہلو؛ اس نے اپنی سائٹ یا پہلو توڑ لیا؛ نقصان پہنچایا؛ نیز،،، اس کا ساتھ دینا؛ سفر میں ساتھ دینا؛ ان کا حق؛ ان کا اُر آنا، سیئل ہو جانا؛ بارداری / اتباع کرنا؛ their partner, neighbor، اجتناب

[وَجَبَتْ] : ضروری ہو جانا، ناگزیر، لازمی ہو جانا؛ زمین پر گرجانا؛

[فَكُلُوا] : حاصل کرو، فائدہ اٹھاو، کھاو

[دِمَاؤْهَا] : ان کا خون بہانا

[مِنْ كُلَّ فَجَّ عَمِيقٍ] : ہر دور دراز مقام سے

[رَجَالًا] : بہادری، دلیری سے، مردانہ وار، پیدا، پاییادہ

[وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ] : ہر ایک کے ضمیر کی آواز پر

[فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ] : ایک معین دورانیہ / عرصہ

[عَلَىٰ مَا رَزَقْهُمْ] : جو کچھ انہیں عطا یہ / علم / اسباب دیے گئے تھے اس کے خلاف

[تَقْهِيمُ] : ذہنی الائچوں سے پاکیزگی

[لِيَقْضُوا] : تاکہ وہ پورا کریں / مکمل کریں / فیصلہ کریں

[وَلَيُؤْفُوا نُذُورَهُمْ] : اپنے عہد کو / وعدوں کو پورا کرنا

[يَطْوِفُوا] : نگہبانی / حفاظت کرنا

[حُرُمَاتُ اللَّهِ] : اللہ کی محترم یا حرام قرار دی ہوئی چیزیں

[الْأَنْعَامُ] : مالِ مُوْلَیٰ؛ اللہ کے انعامات

[الْأَوْثَانُ] : وش: ایک مرکز نگاہ ہونا، پوجا / عبادت کا مرکز ہونا؛ مستقل مزاج؛ مغضوبی سے قائم؛ ادبی صلاحیت کا ہونا۔

Here is the link on [www.scribd.com](http://www.scribd.com):

<https://www.scribd.com/doc/231528070/Translation-3-Halal-Haraam-Ayaat>